

# قوالی لوگوں کو ایک تاریخ میں جوڑنے کا کام کرتی ہے

## اردو یونیورسٹی میں دکن میں قوالی کی روایت پر سمپوزیم کا انعقاد

دینے میں اہم رول رہا ہے۔ مہمان شخصی و یونیورسٹی کے سابق ڈائرکٹر، اصغر حسین نے اپنے خیالات کا انتہا کرنے ہوئے کہا کہ میں نے پڑت روی تحریر سے امریکہ میں ملاقات کی کی ان سے ٹکٹوکے دوران قوالی کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ ایم خروج نے ستار لکھی اور ہم نے ستار بنا لیے۔ اس موقع پر سپوزم کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر گلشن شاہین، اولیس ڈی ۱ نے کہا کہ جب مہمان مقررین مخاطب تھے تو ایسا لگ رہا تھا کہ سماں میں پر روحانی کیفیت طاری ہو گئی۔ اسے میں سپوزم کی کامیابی کی علامت تصور کریں ہوں۔ قوالی لوگوں کو کام تاریخ میں جوڑنے کا کام کرتی ہے۔ پروگرام محفل میں جو شخص جس تجھ پہنچائے ساعت کی ایجاد ہے اور ایم خروج کو اس کا مودود قرار دی جاتا کا آغاز چاہ طیب قاکی ریسرچ اسکاری یونیورسٹی میں بانیوں کی تلاوت قرآن ہے ہوا۔ پروفیسر شاہد نو خیر عظیٰ، ڈائرکٹر مرکز مطالعات ثقافت ناظم مہماں کو تعارف ٹھیک کیا اور پروگرام کی نیکیست کا فرمائیا۔ خواجہ بنده تو ایک سوراہ زمجھی کا مذکور ہے۔ وکن کے ایک بزرگ سید جلال کا قوالي کی روایت پر مفصل روشنی ڈالی اور کہا کہ قوالي حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک محفل ساعت سے قبل صوفیا کے بیہاں ساعت کی روایت کی قوالي میں ایم خروج و جوہ میں آئی۔ قوالی ہندوستان کی کرتے تھے۔ بنده نواز کا دکن میں ساعت کو فروغ تحریر یاد کیا۔



حیدر آباد، 4 / ۱۱ نومبر (پرسنل نوٹ) صوفیا کے کام کے نزدیک ساعت کے محفل میں شرکت کے لیے طلب، عشق، معرفت، فنا، توحید، حیرت اور اگر وفا یعنی مخصوصیات کا ہوتا لازمی ہے۔ اگر یہ صفات و خصوصیات کی قیمت کے اندر ہوں گی تب ہی وہ محفل ساعت میں شرک ہو سکتا ہے۔ قوالی و ساعت کے لیے لازم ہے کہ دل، روح، سر اور عمل موجود ہوں جب ہی آپ ساعت سن کیں گے۔ رضا، جمال، جہاں، اوساں کے اگر آپ ساعت کا فلسفہ قرار دیں۔ ان اوساں کے اگر آپ حال نہیں ہیں تو آپ محفل ساعت میں شرکت کے اہل نہیں ہو سکتے۔ ان خلافات کا اظہار پروفیسر سید عزیز الدین حسین، سابق ڈائرکٹر رضالاہبیری رایہور نے مرکز مطالعات اردو و تعلیمات مولانا آزاد میشل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ ایک روزہ سپوزم بیانوں "دکن میں قوالی کی روایت اور مفہوم" میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بھی کہا کہ خوبی میں الدین چیخی کی درگاہ میں برسوں پر روایت رہی کی ساعت کی

## قوالی لوگوں کو ایک تاریخ میں جوڑنے کا کام کرتی ہے، اردو یونیورسٹی میں دکن میں قوالی کی روایت پر سپیوز یم کا انعقاد

حیدر آباد، 24 نومبر (پریس نوٹ) صوفیاے کرام کے نزدیک سماع کے محفل میں شرکت کے لیے طلب، عشق، معرفت، فنا، توحید، حیرت اور فکر و فنا جیسی خصوصیات کا ہونا لازمی ہے۔ اگر یہ صفات و خصوصیات کسی شخص کے اندر ہوں گی تو اس شرکت کے لیے ممکن ہے۔ قوالی و سماع کے لیے لازم ہے کہ دل، روح، سر اور عمل موجود ہوں تب ہی آپ سماع سن سکیں گے۔ رفنا، جمال، جلال، محبت اور قرب کو صوفیانے سماع کا فسفہ قرار دیا۔ ان اوصاف کے اگر آپ حامل نہیں ہیں تو آپ محفل سماع میں شرکت کے اہل نہیں ہو سکتے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عذیز الدین حسین، سابق ڈائرکٹر رضالا تبریری رامپور نے مرکز مطالعات اردو ثقافت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ ایک روزہ سپیوز یم بعنوان ©“دکن میں قوالی کی روایت اور معنویت” میں خطاب کرتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ میں برسوں یہ روایت رہی کہ سماع کی محفل میں جو شخص جس جگہ بیٹھ جائے سماع کی آخر تک نہ اٹھے اور نہ رہی وہ اپنی نشست کا طریقہ بدلے۔ انہوں نے شیخ سعدی، مولانا روم اور خسرو کے اقوال بھی پیش کیے جن میں قوالی کی معنویت کا ذکر موجود ہے۔ دکن کے ایک بزرگ یہ جلال کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک محفل سماع میں امیر خسرو کے ایک شعر کی تحریر کی گئی تو ان پر ایسی وجہ کی کیفیت طاری ہوئی کہ وہ خسرو کا شعر سنتے سنتے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مہمان مقرر پروفیسر نیم الدین فریس، سابق ڈین اسکول آف لینگویج زمانو نے اس موقع پر ہندوستان میں قوالی کی روایت پر مفصل روشنی ڈالی اور کہا کہ قوالی سے قبل صوفیا کے یہاں سماع کی روایت تھی قوالی بہت بعد میں وجود میں آئی۔ قوالی ہندوستان کی ایجاد ہے اور امیر خسرو کو اس کا موجود قرار دیا جاتا ہے۔ سلسلہ قادریہ، شطاریہ اور خصوصاً چشتیہ سلسلے میں قوالی کو جائز قرار دیا گیا۔ دکن میں صوفی بربان الدین سماع کے بہت شوqین تھے سماع سنتے ہی وہ وجود میں آجائے تھے۔ خواجہ بندہ نواز گیوس دراز بھی قوالی سناتے تھے اور آپ سماع میں عود جلایا کرتے تھے۔ بندہ نواز کا دکن میں سماع کو فروع دینے میں اہم رول رہا ہے۔ مہمان خصوصی و یونیکو کے سابق ڈائرکٹر، اصغر حسین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پنڈت روی شتر سے امریکہ میں ملاقات کی تھی اُن سے گفتگو کے دوران قوالی کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا کہ امیر خسرو نے ستارکھمی اور ہم نے تاریخیں بنائیں۔



# قوالی لوگوں کو ایک تاریخ میں جوڑنے کا کام کرتی ہے

اردو یونیورسٹی میں دکن میں قوالی کی روایت پر سپوزیم کا انعقاد

خرسرو کے ایک شعر کی تکرار کی گئی تو ان پر ایسی وجہ کی کیفیت طاری ہوئی کہ وہ خسر و کاشش سنتے سننے سے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مہمان مقرر پر فیض ریشم الدین فریلیں، سابق ڈین اسکول آف لینگویج تھے اس موقع پر ہندوستان میں قوالی کی روایت پر مفصل روشنی ڈالی اور کہا کہ قوالی سے قبل صوفیا کے بیہاں ساعت کی روایت تھی قوالی بہت بعد میں وجود میں آئی۔ قوالی ہندوستان کی ایجاد ہے اور امیر خسر و کواس



کام موجہ قرار دیا جاتا ہے۔ سلسلہ اقدار یہ، شطر ایہ اور خصوصاً چشتی میں قوالی کو جائز قرار دیا گیا۔ دکن میں صوفی برہان الدین ساعت کے بہت شوقین تھے ساعت سنتے ہی وہ وجود میں آجائے تھے۔ خواجه بنہد نواز گیسو دراز بھی قوالی سنا کرتے تھے اور آپ ساعت میں عود جایا کرتے تھے۔ بنہد نواز کا دکن میں ساعت کو فروغ دینے میں اہم رول رہا ہے۔ مہمان خصوصی و یونیکو کے سابق ڈائرکٹر، اصغر حسین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پذیرت روی شکر سے امریکہ میں ملاقات کی تھی ان سے گفتگو کے دوران قوالی کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا کہ امیر خرونے سے تاریکی اور ہم نے ستار بنا لیے۔ اس موقع پر سپوزیم کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر ٹالگفتہ شاہین، سابق ڈائرکٹر رضا لیبریری رامپور نے مرکز مطالعات اردو شفافت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ ایک روزہ سپوزیم بعنوان ”دکن میں قوالی کی روایت اور معنویت“ میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ خوبیہ معین الدین چشتی کی درگاہ میں برسوں یہ روایت رہی کی ساعت کی محفل میں جو شخص جس جگہ پڑھ جائے ساعت کی آخر تک نداٹھے اور نہیں کا طریقہ بدلتے۔ انہوں نے شیخ سعدی، مولانا رام اور خسر و کاشش کے اقوال بھی پیش کیے جن میں قوالی کی معنویت کا ذکر موجود ہے۔ دکن کے ایک بزرگ سید جلال کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک محفل ساعت میں امیر

# قوالی لوگوں کو ایک تاریخ میں جوڑنے کا کام کرتی ہے

## اردو یونیورسٹی دکن میں قوالی کی روایت پر سمپوزیم کا انعقاد

- مہمان خصوصی و یونیکو کے سابق ڈائرکٹر، اصغر حسین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پندت روی شکر سے امریکہ میں ملاقات کی تھی ان سے گفتگو کے دوران قوالی کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا کہ امیر خسرو نے ستار لکھی اور ہم نے ستار بنالیے۔ اس موقع پر سمپوزیم کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر سمپوزیم کی شفعت کا اعلان کیا۔ اسی کا اعلان 1 نے کہا کہ جب شفعت شاہین، اول ایس ڈی 1 کے مقررین مقررین مخاطب تھے تو ایسا لگ رہا تھا کہ سامعین پر روحانی کیفیت طاری ہو گئی ہے۔ اے میں سمپوزیم کی علمات تصور کرتی ہوں۔ قوالی لوگوں کو ایک تاریخ میں جوڑنے کا کام کرتی ہے۔ پروگرام کا آغاز جناب طیب قادریہ، شطاریہ اور خصوصاً چشتیہ سلطے میں موجود ہے۔ دکن کے ایک بزرگ سید جلال رضالا بیری ری راپیور نے مرکز مطالعات اردو میں قوالی کو جائز قرار دیا گیا۔ دکن میں صوفی شفعت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں کی گئی تو ان پر اسی وجہ کی کیفیت طاری ہوئی سنتے ہی وہ وجہ میں آجائے تھے۔ خواجه بندہ نواز گیسو دراز بھی قوالی سنا کرتے تھے اور آپ کو وہ خسرو کا شعر سنتے سنتے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مہمان مقرر پروفیسر مدنی فریضہ انجام دیا۔ ڈاکٹر احمد خان، اسوی ایس پروفیسری یوی ایس مانو نے مہمانوں اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔



برسول یہ روایت رہی کی سامع کی محفل میں جو شخص جس جگہ بیٹھ جائے سامع کی آخر تک نہ کے بیہاں سامع کی روایت تھی قوالی بہت اٹھے اور نہ ہی وہ اپنی نشست کا طریقہ بدلتے۔ انہوں نے شیخ سعدی، مولانا روم اور خسرو کے اقوال بھی پیش کیے جن میں قوالی کی معنویت کا ذکر موجود ہے۔ دکن کے ایک بزرگ سید جلال رضالا بیری ری راپیور نے مرکز مطالعات اردو میں قوالی کو جائز قرار دیا گیا۔ دکن میں صوفی شفعت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں کی گئی تو ان پر اسی وجہ کی کیفیت طاری ہوئی سنتے ہی وہ وجہ میں آجائے تھے۔ خواجه بندہ نواز گیسو دراز بھی قوالی سنا کرتے تھے اور آپ کو وہ خسرو کا شعر سنتے سنتے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مہمان مقرر پروفیسر مدنی فریضہ انجام دیا۔ ڈاکٹر احمد خان، اسوی ایس پروفیسری یوی ایس مانو نے مہمانوں اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

حیدر آباد، 24 نومبر، پریس ریلیز، ہمارا سماج: صوفیا کے کرام کے نزدیک سامع کے محفل میں شرکت کے لیے طلب، عشق، معرفت، فنا، توحید، حیرت اور تکریف اخوبی خصوصیات کا ہوتا لازمی ہے۔ اگر یہ صفات و خصوصیات کسی شخص کے اندر ہوں گی تو اسی محفل سامع میں شریک ہو سکتا ہے۔ قوالی و سامع کے لیے لازم ہے کہ دل، روح، سر اور وصل موجود ہوں تب ہی آپ سامع سن سکیں گے۔ رضا، جمال، محبت اور قرب کو صوفیا نے سامع کا قلفہ قرار دیا۔ ان اوصاف کے اگر آپ حامل نہیں ہیں تو آپ محفل سامع میں شرکت کے اہل نہیں ہو سکتے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عزیز الدین حسین، سابق ڈائرکٹر رضالا بیری ری راپیور نے مرکز مطالعات اردو میں قوالی کو جائز قرار دیا گیا۔ دکن میں صوفی شفعت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں کی گئی تو ان پر اسی وجہ کی کیفیت طاری ہوئی سنتے ہی وہ وجہ میں آجائے تھے۔ خواجه بندہ نواز گیسو دراز بھی قوالی سنا کرتے تھے اور آپ کو وہ خسرو کا شعر سنتے سنتے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مہمان مقرر پروفیسر مدنی فریضہ انجام دیا۔ ڈاکٹر احمد خان، اسوی ایس پروفیسری یوی ایس مانو نے مہمانوں اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

# ڈاکٹر امام اعظم، ریجنل ڈائرکٹر کولکتہ، مانو کا انتقال

## تعزیتی نشست میں رفقاء اور پروفیسر محمود صدیقی و پروفیسر اشتیاق احمد کے خطاب

دریجنل: ڈاکٹر حسن الدین حیدر، پئنہ: ڈاکٹر عظیم ایک ادیب، شاعر، سخنی اور استاد کے بدنی الدین، شعبہ امتحانات بھی شامل تھے۔ ڈاکٹر عظیم کی آخری رسومات کل ان کے شاپین، اوائلیں وی انسے ڈی انسے ڈاکٹر امام اعظم کے بارے میں بتایا کہ وہ ایک اچھے منتظم تھے۔ ڈاکٹر پروفیسر عرضاء اللہ خان، ڈاکٹر اشتیاق فاضلی، ڈاکٹر عربی نے دعائے مغفرت کی۔ جناب غلام محمد عبداللہ، سیکشن آفیسر تعلیمات کی بیان کیس اور بتایا کہ وہ قاب کے عارضے میں جبتا تھا۔ آج کی اس تعزیتی نشست میں اخیمار خیال کرنے والوں میں پروفیسر عکبہ موجود یونیورسٹی کے ریجنل ڈاکٹر، اساتذہ و عملہ کے ارکان نے آن لائن اجلاس میں بڑی تعداد میں شرکت کی۔

دریجنل: ڈاکٹر امام اعظم کی اطلاع موصول ہوئی۔ وہ کل تک بھی بدستور کولکتہ علاوہ ایک اچھے انسان تھے۔ ان کا انتقال میں واقع مانو کے ریجنل سنٹر میں خدمات اردو یونیورسٹی کے لیے زبردست انتصان ہے۔ ان خیالات کا اظہار پر، پروفیسر صدیقی محمد محمود، واکس جاشر انجارچ نے کیا۔ وہ آج 63 برس تھی۔ پسمند گان میں ابتدی ڈاکٹر زہرہ شاکل، ایم پی ٹی میل نو کے علاوہ دو فرزندان اور ایک ذہنر شاہل ہیں۔ پروفیسر اشتیاق احمد، ریجنل اسٹار نے آج کی تعزیتی نشست میں ڈاکٹر امام اعظم کو ایک متحرک اور فعال ادبی شخصیت قرار دیا اور ان کی وفتی اور ادبی خدمات ناقابل فراموش ریجنل ڈاکٹر ڈاکٹر امام اعظم کا ان کی قیامگاہ

# اردو یونیورسٹی میں دکن میں قوالی کی روایت پر سمپوزیم کا انعقاد

حیدر آباد، 4 نومبر (پریس نوٹ) - ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عزیز الدین حسین، سابق ڈائرکٹر رضالا بہریری رامپور نے مرکز مطالعات اردو ثقافت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ ایک روزہ سمپوزیم بعنوان "دکن میں قوالی کی روایت اور معنویت"



میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ میں برسوں یہ روایت رہی کہ سماں کی محفل میں جو شخص جس جگہ بیٹھ جائے سماں کی آخر تک نہ اٹھے اور نہ ہی وہ اپنی نشست کا طریقہ بدلتے۔ انہوں نے شیخ سعدی، مولانا روم اور خرد کے اقوال بھی پیش کیے۔

میں خطا بھی وہ محفل سماں میں شریک ہو سکتا ہے۔ قوالی و سماں کے لیے لازم ہے کہ دل، روح، سر اور صل م موجود ہوں تب ہی آپ سماں سن سکیں گے۔ رضا، جمال، جلال، محبت اور قرب کو صوفیا نے سماں کا فلسفہ قرار دیا۔ ان اوصاف کے اگر آپ حامل نہیں ہیں تو آپ محفل سماں میں شرکت کے اہل نہیں ہو سکتے

# قوالی لوگوں کو ایک تاریخ میں جوڑنے کا کام کرتی ہے

## اردو یونیورسٹی میں دکن میں قوالی کی روایت پر سمپوزیم کا انعقاد

بے۔ مہمان خصوصی و یونیورسٹی کو سبق ڈائرکٹر، اصغر حسین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پڑت رہی تھرست سے امریکہ میں ملاقات کی تھی اُن سے ٹکٹوکے دوران قوالی کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا کہ امیر خروشے ستار لکھی اور ہم نے ستار بنا لیے۔ اس موقع پر سمپوزیم کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر غلام اللہ شاہزاد، او ایس ڈی ۱ نے کہا کہ جب مہمان مقررین مخاطب تھے تو ایسا لگ رہا تھا کہ سماں میں پر رہائی کیفیت طاری ہو گئی ہے۔



کہا کہ خوبیہ عین الدین چحتی کی درگاہ میں برسوں یہ اسکول آف لینکوہر ہجر ماونے اس موقع پر ہندوستان میں روایت رہی کی محفل میں جو شخص جس جگہ بیٹھ جائے سماں کی آخری نشست اٹھے اور نہیں ہی وہ اپنی نشست کا صوفیا کے بیہاں سماں روایت تھی قوالی بہت بعد میں وجود میں آئی۔ قوالی ہندوستان کی ایجاد ہے اور امیر خروشہ کے احوال بھی پیش کیے جن میں قوالی کی معنویت کا ذکر موجود ہے۔ دکن کے ایک بزرگ سید جلال کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک محفل سماں میں امیر خروشہ کے ایک شعر کی تحریر کی توان پر اسی وجہ کی کیفیت طاری ہوئی کہ وہ خود میں آجاتے تھے۔ خوبیہ بندہ تو از گیگوسور از بھی قوالی سن کرتے تھے اور آپ سماں میں عوچالایا کرتے تھے۔ بندہ اُن کا دکن میں سماں کفر و قدمی میں ایتم رول رہا۔

حیدر آباد، 24 نومبر (پرنسپل) صوفیے کرام کے نزدیک سماں کے محفل میں شرکت کے لیے طلب بخش، معرفت، فنا تو حیدر، جبرت اور گفر و فنا یعنی خصوصیات کا ہونا لازمی ہے۔ اگر یہ صفات و خصوصیات کسی شخص کے اندر ہوں گی جب ہی وہ محفل سماں میں شرکیہ ہو سکتا ہے۔ قوالی و سماں کے لیے لازم ہے کہ دل، روح، سر اور صل موجوں ہوں تب ہی آپ سماں سن سکیں گے۔ رضا، جمال، جلال، محبت اور قرب کو صوفیا نے سماں کا فلسفہ قرار دیا۔ ان اوصاف کے اگر آپ حال نہیں ہیں تو آپ محفل سماں میں شرکت کے اہل نہیں ہو سکتے۔ ان خیالات کا اخبار پروفیسر سید عزیز الدین حسین، سابق ڈائرکٹر رضا الہبیری را مپور نے مرکز مطالعات اردو اتفاقیت مولانا آزاد محفل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ ایک روزہ سمپوزیم یعنوان ”دکن میں قوالی کی روایت اور معنویت“ میں خطاب کرتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اپنی تقریب میں یہی

# قوالی لوگوں کو ایک تاریخ میں جوڑ نے کا کام کرتی ہے

## اردو یونیورسٹی میں دکن میں قوالی کی روایت پر سمپوزیم کا انعقاد

حینم نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پہنچت روی ٹھکر سے امریکہ میں ملاقات کی تھی ان سے گھٹکو کے دوران قوالی کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا کہ ایم خروں نے ستارا خی اور ہم نے تار پنا لیے۔ اس موقع پر سپوزیم کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر غفتہ شاہیں، دا اس ڈی ۱ نے کہا کہ جب محمدان مقررین مخاطب تھے تو ایسا لگ رہا تھا کہ سامعین پر روانی کیفیت طاری ہو گئی ہے۔ اسے میں سپوزیم کی کامیابی کی علامت تصور کرتی ہوں۔ قوالی لوگوں کو ایک تاریخ میں جوڑنے کا کام کرتی ہے۔ پروفگرام کا آغاز جناب طیب قادری ریسرچ اسکالری یوسی اسیں مانو کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ پروفیسر شاہد نو خیر احمدی، ڈاکٹر مرکز مطالعات ثقافت مانو نے ہمہ انوں کا تعارف پیش کیا اور پروگرام کی نظمات کا فریضہ اختیام دیا۔ ڈاکٹر احمد غان، اسی ایسٹ پروفیسری یوسی اسیں مانو نے ہمہ انوں اور سامعین کا خیریہ ادا کیا۔



الحیات نیوز سروس  
حمد رآباد: صوفیاے کرام کے نزدیک سماع کے محفل میں شرکت کے لئے طلب، عشق، معرفت، فنا، حیدر، حیرت اور فکر و فہمی خصوصیات کا ہوتا لازمی ہے۔ اگر یہ صفات و خصوصیات کسی شخص کے اندر ہوں گی تب ہی وہ محفل سماع میں شریک ہو سکتا ہے۔ قوالی سماع کے لیے لازم ہے کہ دل، روح، سر اور مل موجود ہوں تب ہی آپ سماع سن سکیں گے۔ رضا، جمال، جلال، مجتبی اور قرب کو صوفیاے سماع کا طفیل قرار دیا۔ ان اوصاف کے اگر آپ حامل نہیں ہیں تو آپ محفل سماع میں شرکت کے اہل نہیں ہو سکتے۔ ان خیالات کا اظہار پر فیصلہ یہ عزیز الدین حینم، سائیج ڈاکٹر رشاد ابریزی رامپور نے مکر کر مطالعات اردو و ثقافت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ ایک روزہ سپوزیم بعنوان ⑤ ”دکن میں قوالی کی روایت اور معنویت“ میں خطاب کرتے ہوئے کہا۔ انہوں نے

ایک شعر کی تکرار کی تھی تو ان پر ایسی وہ بدی خصوصاً پختہ سلسلے میں قوالی کو جائز قرار دیا گیا۔ دکن میں صوفی بربان الدین مقرر پر و فیصلہ الدین فریس، سائل فریں جائے سماع کی آخریت دالتے اور شدید وہ اسکوں آن لیکوں ہمارا نے اس موقع پر اپنی لذت کا طریقہ بدلتے۔ انہوں نے تھی سعدی، مولانا روم اور خرسو کے اقوال بھی پیش کیے جن میں قوالی کی معنویت کا ذکر ہندوستان میں قوالی کی روایت پر مفصل آپ سماع میں عود جایا کرتے تھے۔ بعد میں آپ اپنے تھے خواہ بندہ نواز یکورا ز بھگی قوالی سن کرتے تھے اور روشی ڈالی اور کہا کہ قوالی سے قبل صوفیا کے یہاں سماع کی روایت تھی قوالی بہت موجود ہے۔ دکن کے ایک بزرگ یہ بعد میں وجود میں آئی۔ قوالی ہندوستان کی جال کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک محفل سماع میں ایم خرسو کے استجاد ہے اور ایم خرسو کو اس کا مندرجہ قرار

قوالی لوگوں کو ایک تاریخ جوڑنے کا کام کرتی ہے

اردو یونیورسٹی میں دکن میں قوائی کی روایت پر سپوزیم کا انعقاد



حیدر آباد، 24 نومبر (پرنس اسٹ) صوفیاے  
کرام کے نزدیک ساعت کے محفل میں شرکت کے لئے  
طلب، حق، عرفت، فنا، توحید، حیرت اور غفران  
جیسی خصوصیات کا ہونا لازمی ہے۔ اگر یہ صفات و  
خصوصیات کسی شخص کے اندر ہوں گی تب یہ وہ محفل  
ساعت میں شریک ہو سکتا ہے۔ قوالی و ساعت کے لئے  
لازم ہے کہ دل، روح، سر اور مصل موجود ہوں جب تک  
آپ ساعت سن لکھن گے۔ رضا، جمال، چالاں، محبت اور  
قرب کو صوفیا نے ساعت کا قلقہ قرار دیا۔ ان اوصاف  
کے اگر آپ حامل نہیں ہیں تو آپ محفل ساعت میں

اہم روں رہا ہے۔ مہمان خصوصی و یونیکو کے سابق ڈائرکٹر، اعفتر حسین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پڑھت روی طرف سے امریکہ میں ملاقات کی تھی ان سے تنگوں کے دوران قوالی کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا کہ امیر خرو نے ستار لکھی اور ہم نے ستار بنالیے اس موقع پر سپوزمی کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر شفقت شاہین، اوائلی ڈی ۱ نے کہا کہ جب مہمان مقررین چاٹپ تھے تو ایسا لگ رہا تھا کہ سائیمن پر روحانی کیفیت طاری ہو گئی ہے اسے میں سپوزمی کی کامیابی کی علامت تصور کرتی ہوں۔ قوالی لوگوں کو ایک تاریخی جوڑ نے کام کرتی ہے۔ پروگرام کا آغاز چاٹپ طیب قاگی ریسرچ اسکالری یوی ایس مانوکی خلافت قرآن سے ہوا۔ پروفیسر شاہد نو خیر اعلیٰ، ڈائرکٹر مرکز مطالعات ثقافت مانو نے مہماںوں کا تعارف پیش کیا اور پروگرام کی نظامت کا فریضہ انجام دیا۔ ڈاکٹر احمد خان، اسوی ایٹ رو فیسری یوی ایس مانو نے مہماںوں اور سائیمن کا شکر پیدا کیا۔

شرکت کے اہل نہیں ہو سکتے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عزیز الدین حسین، سابق ڈائرکٹر رضا ابیری را پور نے مرکز مطالعات اردو و ثقافت مولانا آزاد بھیل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ ایک روزہ سمپوزیم بجنوان "دکن میں قوالی کی روایت اور محتویت" میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ خواجہ مسیح الدین پختہ کی درگاہ میں رسول پیدا یات رہی کی سامع کی محل میں جو شخص جس جگہ بیٹھ جائے سامع کی آخر تک نہ اٹھے اور نہ ہی وہ اپنی نشست کا طریقہ بدلتے۔ انہوں نے شیخ سعدی، مولانا روم اور خرسو کے اقوال بھی پیش کیے جن میں قوالی کی محتویت کا ذکر موجود ہے۔ دکن کے ایک بزرگ سید جلال کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک محل سامع میں امیر خرو کے ایک شعر کی تحریر کی گئی تو ان پر ایسکی وجہ کی کیفیت طاری ہوئی کہ وہ خرسو کا شعر سنتے سنتے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مہماں، مقرر، رو فیسری الہ ۲۰۱۷ء، سال ۹۴، اسکوا، آف لینکو سیجے مانو

شرکت کے اہل نہیں ہو سکتے۔ ان خیالات کا انکھار پر وفیر سید عزیز الدین حسین، سابق ڈائرکٹر رضالا بھری رامپور نے مرکز مطالعات اردو ثقافت مولانا آزاد نصیل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ ایک روزہ سپوزم بجنوان "دکن میں قوالی کی روایت اور محتویت" میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ خواجہ محبین الدین چشتی کی درگاہ میں برسوں یہ روایت رعی کی ساعت کی محفل میں جو شخص جس جگہ بیٹھ جائے ساعت کی آخر تک نہ اٹھے اور نہ ہی وہ اپنی نشست کا طریقہ بدلتے۔ انہوں نے شیخ سعدی، مولانا روم اور خرو کے اقوال بھی پیش کیے جن میں قوالی کی محتویت کا ذکر موجود ہے۔ دکن کے ایک بزرگ سید جلال کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک محفل ساعت میں امیر خرو کے ایک شعر کی تحریر کی گئی تو ان پر اسکی وجہ کی کیفیت طاری ہوئی کہ وہ خرو کا شعر سنتے سنتے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مہمان مقرر پروفیسر نیم الدین فریس، سابق ڈین اسکول آف لینکو ہجر مانو نے اس موقع پر ہندوستان میں قوالی کی روایت پر مفصل روشنی ڈالی اور کہا کہ قوالی سے قبل صوفیا کے یہاں ساعت کی روایت تھی قوالی بہت بعد میں وجود میں آئی۔ قوالی ہندوستان کی ایجاد ہے اور امیر خرو کو اس کا موجود قرار دیا جاتا ہے۔ سلسلہ قادریہ، شطاریہ اور خصوصاً چشتیہ سلطے میں قوالی کو جائز قرار دیا گیا۔ دکن میں صوفی رہان الدین ساعت کے بہت شوقمن تھے ساعت سنتے ہی وہ وجود میں آ جاتے تھے۔ خواجہ بندہ نواز گیسوردراز بھی قوالی سن کرتے تھے اور آپ ساعت میں عود جلا یا کرتے تھے۔ بندہ نواز کا دکن میں ساعت کو فروغ دیتے میں

تو ای لوگوں کو ایک تار میں جوڑنے کا کام کرتی ہے

اردو یونیورسٹی میں دکن میں قوایی کی روایت پر سپوزیم کا انعقاد  
جیدر آپارٹمنٹ، 24 نومبر (راست) صولیا سے کرام کے نزدیک ساعت کے محل میں شرکت کے  
لیے طلب، عشق، معرفت، حق، توحید، حیرت اور لگرونا جیسی خصوصیات کا ہوتا لازمی ہے۔ اگر یہ  
معنات و خصوصیات کسی شخص کے اندر ہوں گی جب ہی وہ محل ساعت میں شریک ہو سکتا ہے۔ قوایی و ساعت  
کے لیے لازم ہے کہ دل، روح، سر اور مصل موجود ہوں جب ہی آپ ساعت سن سکیں گے۔ رضا، جمال  
، جلال، محبت اور قرب کو صوفیانے ساعت کا فلسفہ قرار دیا۔ ان اوصاف کے اگر آپ حامل نہیں ہیں تو  
آپ محل ساعت میں شرکت کے اہل نہیں ہو سکتے۔ ان خیالات کا اظہار پر وفیر سید عزیز الدین  
حسین، سابق ڈائرکٹر رضالا بھری ری راپور نے مرکز مطالعات اردو و تلفظ مولانا آزاد پیشل اردو  
یونیورسٹی میں منعقدہ ایک روزہ سپوزیم بعنوان "دکن میں قوایی کی روایت اور محتویت" کرتے  
ہوئے کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ خواجہ میمن الدین چشتی کی درگاہ میں برسری  
روایت رہی کی ساعت کی محل میں جو شخص جس جگہ بیٹھ جائے ساعت کی آخر تک نہ اٹھے اور نہ ہی وہ اپنی  
نشست کا طریقہ بدلتے۔ انہوں نے شیخ سعدی، مولانا روم اور خرسو کے اقوال بھی پیش کیے جن میں  
قوایی کی محتویت کا ذکر موجود ہے۔ دکن کے ایک بزرگ سید جلال کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہ  
کہ ایک محل ساعت میں امیر خرسو کے ایک شعر کی محکما کی توان پر ایسی وحدت کی کیفیت طاری ہوئی  
کہ وہ خرسو کا شعرختہ بننے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مہمان مقرر پر وفیر نیم الدین فریز  
، سابق ڈین اسکول آف لینگو ہجمنگان نے اس موقع پر ہندوستان میں قوایی کی روایت پر منفصل روشن  
ڈالی اور کہا کہ قوایی سے قبل صوفیا کے یہاں ساعت کی روایت تھی قوایی بہت بعد میں وجود میں آئی۔ قوایی  
ہندوستان کی ایجاد ہے اور امیر خرسو کو اس کا موجہ قرار دیا جاتا ہے۔ سلسلہ قادریہ، شطاطریہ اور خصوص  
چشتی سلسلے میں قوایی کو جائز قرار دیا گیا۔ دکن میں صوفی برهان الدین ساعت کے بہت شوقیں تھے سا  
ننے ہی وہ وجد میں آجاتے تھے۔ خواجہ بندہ نواز گیسو راز بھی قوایی ناکرتے تھے اور آپ ساعت میں  
عود جلایا کرتے تھے۔ بندہ نواز کا دکن میں ساعت کو فروغ دینے میں اہم روپ رہا ہے۔ مہمان خصوص  
و یونیکو کے سابق ڈائرکٹر، اصغر حسین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پنڈ  
روی چکر سے امریکہ میں ملاقات کی تھی ان سے گنگلو کے دوران قوایی کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا  
امیر خرسو نے سہارکھی اور ہم نے ستار بنا لیے۔ اس موقع پر سپوزیم کی صدارت کرتے ہوئے  
پروفیسر گفتگو شاہین، اوائلیں ڈی ۱ نے کہا کہ جب مہمان مقررین مقابلہ تھے تو ایسا لگ رہا تھا  
سامعین پر روحانی کیفیت طاری ہو گئی ہے۔ اسے میں سپوزیم کی کامیابی کی علامت تصور کرتی ہو  
قوایی لوگوں کو ایک تاریخی جوڑنے کا کام کرتی ہے۔ پروگرام کا آغاز جناب طیب قاسمی ریس  
اسکالری یونیورسٹی مانوکی تلاوت قرآن سے ہوا۔ پروفیسر شاہد نو خیز عظیٰ، ڈائرکٹر مرکز مطالعات  
ٹافت مانو نے مہماںوں کا تعارف پیش کیا اور پروگرام کی نظمات کا فریضہ انجام دیا۔ ڈاکٹر احمد خال  
اسوی اہم پروفیسری یونیورسٹی مانو نے مہماںوں اور سامعین کا شکر یہا ادا کیا۔